سید داؤد غزنوی رح اور تحریک پاکستان

تحریر = عبدالغفور عاجز

سول سیکرٹریٹ ۔ لاہور

" تحریک پاکستان میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی ؒ کی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں ۔ آپ برصغیرپاک و ہند کے ایک بلند ترین علمی اور مجاہد خاندان (غزنوی) سے تعلق رکھتے تھے ۔ عبد اللہ الغزنوی ؒ کے پوتے اور حضرت الامام مولانا سید عبدالجبار غزنوی ؒ کے بڑے صاحبزادے تھے سید عبدالحئی لکھنوی ؒ موصوف کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں ۔ کہ وہ ۱۲۶۸ھ میں غزنی میں پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ غزنوی ؒ سے مدتوں روحانی اور علمی فیض حاصل کیا ۔ ابتدائی تعلیم اپنے بھائی مولانا محمد ؒ اور مولا احمد ؒ سے حاصل کی پھر دہلی تشریف لے گئے اور سید نذیر حسین محدث دہلوی ؒ سے کتب احادیث کی سند حاصل کی ۔ ۲۰ برس کی کم عمری میں ہی علوم متداولہ سے فارغ ہو چکے تھے بہت ذہین تھے مطالعہ بہت کرتے تھے ۔ فہم اور فراست سے انہیں وافر حصہ ملا تھا ۔ امرتسر میں قرآن و حدیث کی تدریس کے شغل ہی میں منہمک رہتے تھے ۔ دنیا و اہل دنیا سے الگ تھلگ رہتے تھے ۔ اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے اور مخلوق کو اللہ کی طرف بلانے میں مشغول رہتے ۔ اللہ کا ذکر بڑی باقاعدگی اور یکسوئی سے کرتے ۔ اور ذکر کے دوران ان پر ایک کیفیت طاری ہوتی تھی ۔ مزید فرماتے ہیں کہ میں نے امرتسر میں ان کی کئی بار زیارت کی ہے میں نے انہیں سلف صالحین کے مسلک پر پایا وہ علمائے ربانی میں سے تھے ۔ فتویٰ دیتے وقت گو کسی معین فقہی مسلک التزام تو نہ کرتے تھے ان کا ذکر ہمیشہ اچھے الفاظ سے کرتے ۔

مولانا سید محمد داؤد غزنوی ؒ بڑے جوشیلے خطیب تھے ۔ فصیح البیانی آپ کا خاصہ تھا ۔ زبان کی روانی گویا تلوار کی کاٹ تھی ۔ اپنی تقریر میں بلا کا درد اور سوز رکھتے تھے ایک زبردست دینی خطیب کے ساتھ ساتھ بلند پایہ کے مقرر اور منکسرالمزاج بھی تھے ۔ وسیع المطالعہ اور جملہ درسی کتب میں عبور رکھتے تھے ۔ دین اسلام کی حقیقی روح سے آشنائی ان کا بڑا کمال گردانا جاتا تھا ۔ مسلک حق اہلحدیث کو اسلام کا مکمل نظام حیات تصور کرتے ۔ اس شرط کے ساتھ کہ وہ اس نظام حیات کو براہ راست کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم اور سلف کی تصریحات سے اخذ کریں ۔

سید محمد داؤد غزنوی ؒ ۱۸۹۵ میں امرتسر میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سید عبدالجبار غزنوی ؒ اور سید عبدالاول غزنوی ؒ سے حاصل کی ۔ بعد ازاں دہلی جا کر سید عبداللہ محدث غازی پوری ؒ اور مولانا سیف الرحمان ؒ کابلی سے بھی علمی استفادہ کیا ۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد واپس امرتسر کو علم تفسیر و حدیث کا سبق دینے لگے ۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ باقاعدہ خطابت کا فرض بھی نبھاتے ۔ اور زیادہ تر مسجد چینیانوالی لاہور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا کرتے تھے ۔ اور اس کے علاوہ وقتاً " فوقتاً " مدرسہ تقویۃ الاسلام لاہور میں موطا امام مالک کا درس دیتے ۔ مولانا موصوف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ کے علم و فضل کے انتہائی معترف تھے ۔ اس وجہ سے درس حدیث کے ساتھ حجتہ اللہ البالغہ کا درس بھی دیتے ۔ اور شاہ ولی اللہ کی کتاب الفوزالکبیر بھی بڑے شوق سے پڑھایا کرتے ۔

مولانا سید محمد داؤد غزنوی ؒ حلیم الطبع اور اتحاد بین المسلمین کے سب سے بڑے حامی بھی گردانے جاتے تھے ۔ تنقید سے سخت نفرت تھے اس وجہ سے تمام مکاتب فکر آپ کا دل و جان سے احترام کرتے تھے ۔ مولانا ایک محقق اور آتش نوا خطیب کے ساتھ ساتھ عابد و زاہد بھی تھے ۔ علمیت کے لحاظ سے بحر العلوم تھے ۔ اور مایہ ناز عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بلند پایہ صحافی بھی تھے ۔ آپ نے اپریل ۱۹۲۷ء کو امرتسر سے ہفتہ وار " توحید " جاری کر کے قرآن و سنت کے پھول برسائے ۔ پہلے شمارے کے سرورق کو جلی حروف دعائیہ سے مزین کیا ۔ اس شمارے میں آپ نے علامہ اقبال کی ایک نظم بھی شائع کی جس کا مطلع یہ ہے =

ہم نشین مسلم ہوں میں توحید کا حامل ہوں میں : اس صداقت پر ازل سے شاہد عادل ہوں میں

توحید میں مولانا ؒ نے علمی اور تحقیقی مضامین بھی سپرد قلم کئے ۔ آپ کی تحریر مولانا ابوالکلام آزاد سے ملتی جلتی ہوتی ۔ خطیبانہ انداز ہوتا ۔ اسی طرح مولانا سید محمد داؤد غزنوی ؒ نے خداداد صلاحیتوں سے قوم و ملت کی خدمت کی اور مردہ انسانوں میں زندگی کی روح پھونک دی ۔

تحریک پاکستان کے سلسلے میں آپ کی خدمات تاریخ کا ایک حصہ ہے ۔ ۱۹۱۹ء میں امرتسر کے جلیانوالہ باغ میں جو حشر برپا ہوا اس میں ہزاروں لوگ اس حادثہ فاجعہ کا شکار ہوئے ۔ مولانا سید محمد داؤد غزنوی ؒ کو اس حادثہ نے میدان سیاست میں آنے پر مجبور کیا ۔ بعد ازاں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ آپ سے متاثر ہو کر میدان سیاست میں نکل آئے ۔ ۱۹۱۹ء میں مسلم لیگ خلافت اور کانگرس کے جو اجتماعات منعقد

ہوئے مولانا غزنوی بھی ان میں پیش پیش تھے ۔ اور اہم کردار ادا کیا ۔ جمعیت علمائے ہند کی تاسیس ہوئی تو اس میں بھی مولانا غزنویؒ نے موثر کردار دکھایا ۔ پہلے مجلس عاملہ کے رکن بنے بعد ازاں مدت تک نائب صدر کے طور پر تحریک پاکستان کے کام کو آگے بڑھاتے رہے ۔

۱۹۲۱ء میں ایک عرصہ تک میانوالی جیل میں نظر بند رہے اور ۱۹۲۵ء میں دوسری دفعہ جیل گئے ۔ ۱۹۲۷ء میں بھی قید ہوئے اور بعد ازاں مجلس احرار کی تحریک میں پھر گرفتار ہو گئے ۔ اور آخری بار یعنی ۱۹۴۲ء کانگرس کی تحریک " ہندوستان چھوڑ دو " میں قید ہوئے ۔ اس وقت جیل کے سپرنٹنڈنٹ نے سید صاحب سے پوچھا کہ شاہ صاحب ! میں آپ تبلیغ سے حیرت میں پڑ گیا ہوں میں آپ کی قدر کرتا ہوں بولو کیا چاہتے ہیں کچھ فرماؤ میرے لائق کوئی خدمت ؟ تو اس بلینک چیک کے جواب میں سید صاحب نے کہا کہ ہمارا ملک خالی کر دو ۔ اس واقعہ سے پڑھا لکھا طبقہ خوب واقف ہے ۔ اور ایسے ہی کئی واقعات تاریخ کا ایک حصہ بن گئے ہیں ۔ جن سے پوری طرح عیاں ہوتا ہے کہ مولانا موصوف کا تحریک پاکستان میں کیا مقام ہے ۔

تحریک آزادی کے اس سرگرم اور جیالے کارکن کی زیادہ عمر قید و بند میں گزری ۔ پنجاب کانگرس کمیٹی کے صدر تھے ۔ جون ۱۹۴۶ء میں دہلی میں مسلمانوں کا اجتماع ہوا جس میں مسلمانوں کی مساوی نیابت کے مطالبے کو کانگرس نے بالکل نظرانداز کیا ۔ اس طرح مولانا داؤد غزنویؒ نے کانگرس کے مقاصد کو اچھی طرح پہچان لیا اس وقت کانگرس سے استعفیٰ دے کر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ۔ برطانوی سامراج اور کانگرس کی ساختہ پرداختہ غیر نمائندہ وزارت کے خلاف حامیان اسلام نے جو بھرپور عوامی تحریک کو منظم کیا جس سے پورے پنجاب میں یہ تحریک اپنی مثال آپ بن گئی ۔ اس تحریک میں علماء ، مسلمانوں کے اکابر سیاستدانوں کے علاوہ خواتین اور طلباء نے بڑے کردار ادا کیا ۔ حکومت کو اس کے جواب میں مجبور ہونا پڑا اور پبلک سیفٹی ایکٹ بھی منسوخ کر دیا گیا ۔ ہر قسم کے جلسوں سے پابندیاں ہٹا لی گئی ۔ نظربندوں کو رہا کر دیا گیا ۔ یہ تحریک مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ ہی کی قیادت کی رہین منت تھی ۔ جو پنجاب میں سب سے بڑی تحریک گردانی جاتی تھی ۔

مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ چونکہ مشہور عالم ، سیاسی رہنما اور کانگرس پارٹی کے صدر تھے ، اس لئے جب انہوں نے کانگرس چھوڑنے کا اعلان کیا تو کانگرس کو ان کی کمی شدت سے محسوس ہوئی دوسری طرف

مولانا غزنوی کا مسلم لیگ نے پرجوش خیر مقدم کیا ۔ اور مسلم لیگ میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی ۔ آپ نے مسلم لیگ میں شامل ہوتے ہی لوگوں کو کانگرس کے صحیح حقائق سے آگاہ کیا ۔ جس کا کانگرس پر اتنا برا اثر پڑا کہ یہ پارٹی دن بدن کمزور پڑتی گئی ۔

مولانا سید محمد داؤد غزنوی ؒ نے قائداعظم محمد علی جناح سے کراچی میں جا کر ملاقات کی اور انہیں تحریک پاکستان کے متعلق تجاویز پیش کیں ۔ محمد علی جناح آپ سے مل کر بہت خوش ہوئے اور مولانا غزنوی کی شخصیت سے بے حد متاثر ہوئے ۔ آپ کے اس شرف سے یہ بخوبی پتہ چلتا ہے کہ آپ تحریک پاکستان میں کس قدر پیش پیش رہے ۔

برصغیر پاک و ہند میں جو تحریک کامیاب ہوئی اس کے سہرا بھی مولانا غزنوی ؒ کے سر ہے ۔ پنجاب کے مسلمانوں کی سول نافرمانی کی تحریک کامیابی ہوئی دوسری طرف گاندھی نے کئی تحریکات چلائیں ۔ ساتری تحریک ' ہندوستان چھوڑ دو تحریک ' اور ترک موالات تحریک ۔ لیکن کسی ایک تحریک میں بھی گاندھی جی نے کامیابی حاصل نہ کی ۔ تاریخ کا یہ پہلو مولانا کی تحریک پاکستان میں بڑی اہمیت کا حامل ہے ۔ جسے منظر عام پر نہ لانا تاریخ کے ساتھ ناانصافی کے مترادف ہے ۔

مولانا غزنوی ؒ جب کانگرس کو چھوڑ کر مسلم لیگ سے منسلک ہوئے تو مسلمان لیڈروں نے آپ کو بے حد خراج تحسین پیش کیا اور آپ کی قیادت کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکے ۔ اور ساتھ ہی ساتھ ہندوستان کی مجلس آئین ساز کے لئے مولانا موصوف کو منتخب کر کے فخر محسوس کرتے ۔

تحریک ختم نبوت میں مولانا غزنوی ؒ مجلس عمل کے ناظم اعلیٰ منتخب کئے گئے ۔ تحقیقاتی عدالت میں جب آپ نے مسلمانوں کا نقطہ نگاہ پیش کیا تو آپ کے دلائل سن کر عدالت کے جسٹس کیانی دنگ رہ گئے جسٹس کیانی مولانا غزنوی ؒ سے مخاطب ہوئے اور کہا کہ میں آپ کے دلائل سے بہت متاثر ہوا ہوں ' مزید فرمایا کہ مجھے اختیار ہو تو میں آپ کو وکالت کا سرٹیفکیٹ دے دوں ۔ اس سنہری واقعہ سے مولانا موصوف ؒ کی تحریک پاکستان اور تحریک ختم نبوت میں خدمات واضح ہیں ۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج ہم ان کا نام لے کر فخر محسوس کرتے ہیں ۔ اور پاکستان کا معرض وجود میں آنا انہی شخصیات کی کرامت ہے ۔ اور جس مشن کے تحت انہوں نے اپنی عمریں صرف کیں ہم (اہلحدیث) آج بھی اسی مشن کا عہد کئے ہوئے ہیں ۔ اور اس وقت جبکہ ہر طرف سے مختلف نظامات کے آوازے کسے جا رہے ہیں ہماری ایک ہی آواز ہے اور وہ آواز ہے

قرآن و سنت ۔ اس مشن کے تحت ہمارے بزرگ تحریک پاکستان میں پیش پیش رہے اور اسی مشن کو لئے ہم آگے بڑھ رہے ہیں ۔ اس نعمت عظمیٰ کا سہرا دراصل مولانا داؤد غزنوی جیسے اکابر علماء کے سر ہے ۔

مولانا غزنوی کی سیاسی ' سماجی ' دینی اور علمی خدمات قیام پاکستان تک ہی محدود نہیں بلکہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد بھی اسی طرح اسلام اور حامیان اسلام کی خدمت کرتے رہے ۔ حتیٰ کہ ۱۹۵۸ء میں مارشل لاء کا اعلان ہوا تو مولانا داؤد ہی تھے جنہوں نے حق و صداقت کی شمع جگائی ۔ صدر ایوب خاں کی نظر میں آپ کی اہمیت غیر معمولی تھی ۔ اس وجہ سے ۱۹۶۰ء میں جب صدر موصوف نے دستوری کمشن بنایا اور جس کی جانب سے چالیس سوالات پر مشتمل ایک سوالنامہ جاری کیا ۔ مولانا داؤد غزنوی اور مولانا مودودی نے اس کے جوابات کا مسودہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں دیگر علماء کے تعاون سے مرتب کیا جس میں پارلیمانی نظام حکومت کے فوری قیام کی پرزور سفارش کی گئی ۔ یہاں تک ہی بس نہیں ' اس کار خاص کی اہمیت کے پیش نظر صدر ایوب نے مولانا غزنوی کو ملاقات کے لئے بلایا ۔ جس پر مولانا ایک وفد کی شکل میں صدر ایوب سے ملے ۔ ایوب خاں نے آئین کے متعلق جب رائے طلب کی تو مولانا داؤد غزنوی نے دو ٹوک الفاظ میں اپنے رائے کا اظہار یوں کیا کہ " میری رائے میں دستور نہ تو اسلامی ہے اور نہ ہی جمہوری " مولانا غزنوی کے اس جواب سے صدر ایوب خاموش ہو گئے ۔ اس بات سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ مولانا سید محمد داؤد غزنوی کا سیاست میں ایک خاص مقام تھا ۔

مولانا سید محمد داؤد غزنوی سال ہا سال قید و بند کے مصائب برداشت کرتے رہے جس سے آپ کی صحت خاصی کمزور ہو گئی تھی ۔ ۱۹۶۲ء میں شاہ سعود کی دعوت پر مولانا سعودی عرب تشریف لے گئے چونکہ شاہ سعود کو پہلے ہی خاندان غزنوی سے بے حد عقیدت تھی مدینہ منورہ میں ایک سرکاری مہمان کی حیثیت سے مقیم رہے ۔ اس وقت آپ کو دل کا شدید دورہ پڑا ۔ بعد ازاں یہی عارضہ جان لیوا ثابت ہوا ۔ اور یہ مرد قلندر ' تحریک پاکستان کا عظیم کارکن ' ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء کو صبح قریباً ۹ بجے داعی اجل کو لبیک کہہ گیا ۔ اور یوں تحریک پاکستان کا ایک عظیم ' بے لوث ' نڈر اور بہادر سپہ سالار حامیان اسلام کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ گیا ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

اس مرد حق و صداقت اور ہزاروں دلوں کی دھڑکن کا جنازہ ۱۷ دسمبر کو اٹھایا گیا ۔ یونیورسٹی گراؤنڈ میں نماز جنازہ ادا کی گئی ۔ ہزاروں فرزندان توحید کے علاوہ ہر فرقہ اور ہر مسلک کے لوگ جنازہ میں شریک

ہوئے۔ نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی (گوجرانوالہ) نے پڑھائی۔ آپ کو لاہور کے میانی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ جنۃ الفردوس۔

● برصغیر پاک وہند میں شرک و بدعت کو فروغ کس نے دیا؟

● بریلویت کا بانی کون تھا؟

● انگریز کے ایماء پر تحریک پاکستان اور جہاد کی مخالفت کس نے کی؟

● بریلوی عقائد کی اصل حقیقت کیا ہے؟

● اسلامی معاشرے میں بدعات اور ہندو رسوم کو فروغ کس نے دیا

● امام ابن تیمیہ، ابن حزم، امام شوکانی، محمد بن عبدالوہاب، سید نذیر حسین محدث دہلوی، قائد اعظم، علامہ اقبال، مولانا ابو الکلام اور دوسرے اکابرین ملت اسلامیہ کو کس نے کافر کہا؟

یہ تمام تفصیلات

شہید اسلام امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر کی

معرکۃ الآراء تصنیف

بریلویت (اردو)

میں ملاحظہ فرمائیں

آپ خود پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔

ناشر: ادارہ ترجمان السنۃ ۷۴۵ شادمان کالونی، لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور